سوال

(521) چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

آدمی کااپنے نکاح میں چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کا کیا حکم ہے؟ دلائل کے ساتھ وضاحت فرما کر ہمیں فائدہ پہنچائے کیونکہ ہمیں اس کی اشد ضرورت ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

آدمی کےلیے ایک سے زیادہ چار تک بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ اسےاپنے دل میں وثوق ہو کہ وہ اپنی بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کرسکے گا اور ظلم سے بچا رہے گا۔ لیکن اس پر چار سے زیادہ بیویاں اپنے نکاح میں کرنا حرام ہے

دلیل اس کی کتاب اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت ہے۔

جہاں تک کتاب اللہ سے اس کے جواز کی دلیل ہے تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَإِن خِفتُم أَلّا تُقسِطوا فِى اليَتـٰمىٰ فَانكِحوا ما طابَ لَكُم مِنَ النِّساءِ مَثنىٰ وَثُلـٰثَ وَرُ‌بـٰعَ فَإِن خِفتُم أَلّا تَعدِلوا فَو‌ٰحِدَةً أَو ما مَلَكَت أَيمـٰنُكُم ... ٣ ... سورة النساء

"اور اگر تم ڈر و کہ یتیموں کے حق میں انصاف نہیں کرو گے تو (اور) عورتوں میں سے جو تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو دو دو سے اور تین تین سے اور چار چار سے۔"

پھر اگر تم ڈرو کہ عدل نہیں کرو گے تو ایک بیوی سے یا جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ ہیں (یعنی لونڈیاں)"

پس اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص کو اجازت دی ہے جو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کہ وہ (جس ظلم کرنے کا ڈر نہ ہو) چاہے تو دو شادیاں کرلے چاہے تو تین کرلے اور اگر چاہے تو چار شادیاں کرلے مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کو چار سے زیادہ کرنے کی اجازت نہیں دی شرمگاہوں میں اصل حرمت ہے لہٰذا وہ انھی حدود کے اندر رہ کر جائز ہیں جو اللہ نے بیان کی ہیں اور جس کی اجازت دی ہے اور اللہ نے چار بیویوں سے زیادہ کو جمع کرنے کی اجازت نہیں دی پس جو ان سے زائد ہوں گی وہ اصل حرمت پر باقی رہیں گی۔

رہا سنت سے اس کا ثبوت تو وہ یہ ہے جس کو ابو داؤد رحمة اللہ علیہ اور ابن ماجہ نے قیس بن حارث سے روایت کیا ہے کہ قیس نے بیان کیا جب میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھی۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس مسئلے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا "[1] "ان میں سے چار کا انتخاب کرلے۔"

نیز وہ روایت جس کو احمد رحمۃ اللہ علیہ ، ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ، اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ، نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ غیلان ثقفی نے اسلام قبول کیا تو ان کے پاس زمانہ جاہلیت میں دس بیویاں تھیں جو کہ ان کے ساتھ ہی مسلمان ہوگئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کرکے رکھ لو۔[2] اس روایت کو ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین آئمہ اربعہ اور تمام اہل سنت والجماعت کا اس پر قولاً اور عملاً اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی آدمی کے لیے اپنے نکاح میں چار سے زیادہ بیویاں رکھنا جائز نہیں ہے لہٰذا جس نے اس کی رغبت کی اور چار سے زیادہ بیویوں کو اپنے نکاح میں جمع کیا بلا شبہ اس نے کتاب اللہ اور سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور اہل سنت والجماعت سے علیحدہ ہوگیا (سعودی فتویٰ کمیٹی)

---

[1]۔ صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2241)

[2]۔ صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (1128)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 466

محدث فتویٰ